Tauseeq, Volume. 5, Issue. 2
ISSN (P) 2790-9271 (E) 2790-928X
DOI: https://doi.org/10.37605/tauseeq.v5i2.3

Received: 26-11-2024
Accepted: 05-12-2024
Published: 31-12-2024

سید ضمیر جعفری کی ملی شاعری "لہو ترنگ" کے تناظر میں

Patriotism in the poetry of Syed Zameer Jaffery in context of "laho tarang"

ڈاکٹر صدف عنبرین*

ڈاکٹر راحیلہ بی بی

Abstract:

Patriotism is the feeling of love, devotion, and a sense of attachment to a country or state. This attachment can be a combination of different feelings for things such as the language of one's homeland, and its ethnic, cultural, political, or historical aspects. Zameer jaffery is a poet of civilized expression. His patriotic poetry took a new dimension towards maturity of mind and simplicity in style. There is a novelty in his thoughts and simplicity in his diction. All these qualities are a source of enhancing the impact of his patriotic poetry.

Keywords: Urdu Poetry, Patriotism, Nationalism, Country, Countrymen, Patriotic Poetry, Love, Beauty.

قیام پاکستان کے بعد اردو شاعری میں جو رویہ سب سے غالب رہا وہ پاکستان سے محبت و عقیدت کا رویہ تھا اس رویے کے زیر اثر اردو شعراء نے پاکستان کی تعمیر نو میں حصہ لے کر اسے پوری اسلامی دنیا کیلیئے مینار نور بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ تحریک پاکستان سے تکمیل پاکستان تک متنوع موضوعات ایسے ہیں جو اردو ملی نغموں کا حصہ بنے۔ان موضوعات میں ہجرت، ہجرت کے نتیجے میں ہونے والے فسادات، سیاسی عدم

* لیکچرر، شہید بے نظیر بھٹو ویمن یونیورسٹی پشاور

اسسٹنٹ پروفیسر، شہید بے نظیر بھٹو ویمن یونیورسٹی پشاور

استحکام، مارشل لاء، پاک بھارت جنگیں، شہدائے وطن، قومی و ملی رہنماؤں پر لکھے گئے شعر پارے، تعمیر پاکستان، مناظر پاکستان، پاکستانی شہروں سے محبت کا اظہار، مذہبی روایات، اخلاقی روایات اور ضبط آزادی جیسے متعدد موضوعات پر شعرائے پاکستان نے قلم آزمائی کی۔ دھرتی سے محبت انسان کے خمیر میں شامل ہے وہ اولین ٹھکانہ جہاں انسان اپنی پہلی سانس لیتا ہے ہمیشہ انسان کو عزیز ہوتا ہے بلکہ وہ ٹھکانہ انسان کی پہلی محبت بن جاتا ہے جہاں اسے کسی طرز کی اجنبیت کا احساس نہیں ہوتا۔

سید ضمیر جعفری اردو ادب میں طنز و مزاح کے حوالے سے ایک بڑا معتبر نام ہے لیکن انہوں نے محض طنز و مزاح کے دائرے میں رہ کر اپنے تخیل کو الفاظ کے پیراہن نہیں پہنائے بلکہ سنجیدہ شاعری میں بھی ایک اچھوتا اسلوب بھی اپنایا ہے۔ ان کا وسیع مطالعہ اور مشاہدہ زندگی کے کسی رنگ کو بھی قاری کی نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دیتا انہوں نے شاعری کو ایک نئے طرز احساس سے روشناس کرایا پھر چاہے طنز و مزاح ہو یا سنجیدہ کلام۔

سید ضمیر جعفری پاک فوج سے تعلق رکھتے تھے 1965 کی عسکری جنگ میں بطور سپاہی اور بطور نغمہ کار شرکت کی۔ وہ جنگ کی حکمت عملیوں اور دشمن پر قابو پانے کے طریقوں سے آشنا تھے اسی لیے انہوں نے ملی شاعری کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے ملی گیت اور ملی نغمے لکھے۔ بطور ملی نغمہ نگار انکی چار کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں ''لہو ترنگ'' ''میرے پیار کی زمیں'' ''آبلہ پائی'' اور ''زبور وطن'' ان کی اس ملی شاعری کا ایک ایک لفظ وطن سے محبت کا ثبوت ہے۔ ''لہو رنگ'' سید ضمیر جعفری کا ملی شاعری پر لکھا پہلا مجموعہ ہے یہ 1956 میں اردو پریس لاہور کے ادارے سے شائع ہوا اس میں کل نظموں کی تعداد 35 ہے۔ ''لہو رنگ'' میں ترانوں کے علاوہ سپاہیوں کو خراج تحسین بھی پیش کیا گیا ہے۔

تاریکی تھی لشکر لشکر

پھیلا تھا ظلمت کا سمندر

اتنے میں مشرق کے افق پر

چمکا ایک ستارہ پاکستان ہمارا (1)

سید ضمیر جعفری نے غلامی کی ایک طویل رات کے بعد آزادی کی صبح کو اپنی آنکھوں سے دیکھا انہوں نے انگریزوں کی غلامی کے دوران پیش آنے والے مصائب اور تکالیف کا بغور مشاہدہ کیا اور عملی طور پر آزادی کی کوششوں میں شریک رہے اسی لیے وہ آزادی کی قدر و منزلت کو بخوبی جانتے تھے۔

دور محکومی کی ذلت میں بھی جو آزاد تھے

اپنے کہساروں میں شیروں کی طرح آباد تھے

لڑ گئے ہر موج، ہر گرداب، ہر طوفان سے

جن کو آزادی مقدم تر ہے اپنی جان سے

یہ مجاہد لشکری آزادی اسلام کے

یہ فدائی کبریا و مصطفی کے نام کے (2)

ایک شاعر کا تخیل کتنا ہی رنگین شاداب اور دلکش کیوں نہ ہو ایک لشکری کی ذہنی اور روحانی تربیت ان سنگلاخ چٹانوں، تپتے ہوئے صحراؤں اور ابلتے ہوئے پانیوں میں تکمیل پاتی ہے جن میں زندگی موت کے ہاتھوں میں ہاتھ دے کر رقص کرتی نظر آتی ہے جہاں حقیقت اپنے تمام ملبوس اتار کر عریاں ہو جاتی ہے جہاں شاعری کا رس شاعر کے خون جگر میں ڈھل جاتا ہے۔ سید ضمیر جعفری نے بھی اس قسم کے تاثرات اپنے گرد و پیش سے لیے ان کے کلام میں ان کی زندگی کی دھڑکن سنائی دیتی ہے۔ انہوں نے فوجی کردار کے رفیع پہلوؤں کی فنکارانہ چابک دستی سے عکاسی کی ہے اور یہی وجہ ہے کہ حب الوطنی کا سوتا ان کے نغموں کی زمین میں بار بار پھوٹتا ہے اور کشت غلام کے ہر گوشے کو سیراب کرتا نظر آتا ہے۔ "لہو ترنگ" میں دو طرح کی نظمیں سامنے آتی ہیں ملی ترانے اور سپاہی کے گیت اس ضمن میں سید ضمیر کہتے ہیں۔

"اس موضوع کی عظمت و کشش اہمیت اور توانائی کا شدید احساس میرے دل

میں پہلی مرتبہ دوسری جنگ عظیم 1939 سے 45 میں بیدار ہوا میدان جنگ

میں انسانی عزم اور ایثار کے ایسے مواقع دیکھنے میں آئے کہ کسی شاعر کا کوئی شعر

اور کسی مصور کا کوئی نقش ان کی عظمت کے پورے تاثر کو صحیح معنوں میں اپنی گرفت

میں نہیں لا سکتا"(3)

ہر آزادی کی اپنی قیمت ہوتی ہے وہ کبھی بھی مفت میں نہیں ملتی، پاکستان کی آزادی میں بھی بوڑھے جوان بچوں اور عورتوں نے یا تو لڑ کے یا پھر مر کے اپنی زمین حاصل کی ہے۔اس آزادی کو حاصل کرنے کے لئے خون بہا ہے، وہ خون فوجیوں کا بھی ہے اور عام انسانوں کا بھی اور یہی قربانی وطن دوستی اور قومی یک جہتی کا پہلا قرینہ بنتی ہے۔

شہید وطن تیرا خون مقدس

حدیث وطن کا وہ عنوان رہے گا

خیالوں کو ضو جس سے ملتی رہے گی

ارادوں کا چہرہ فیروزہ رہے گا

ترانوں میں اک آنچ ڈھلتی رہے گی

فسانوں کا شعلہ خرابہ رہے گا

تیرے خون زندہ کا ہر گرم قطرہ

رگ و پے میں طوفاں بہ طوفاں رہے گا(4)

ملی شاعری میں شہداء کا ذکر ہمیشہ سے نہایت اہم رہا ہے وطن عزیز کی حفاظت کے لیے لڑی جانے والی جنگوں میں ہر سپاہی کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ یا تو وہ شہید ہو جائے یا غازی بن کر لوٹے، ہارنے کا لفظ ان کی لغت میں کہیں بھی نہیں ہوتا ان کے نزدیک "شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے "اسی لیے وہ جنگ میں مرنا تو پسند کرتے ہیں مگر ہارنا یا ٹوٹنا نہیں۔

یہ وطن ! یہ اپنی ملی آرزوؤں کا چمن !

ایک طرف بحر عرب کی نیلگوں موجوں کا رنگ

ایک طرف بنگال کے ساحل کے دلکش پیچ و خم

ایک طرف دھانوں کے رنگیں کھیت لہراتے ہوئے

ایک طرف گیہوں کے غوشے رنگ برساتے ہوئے

ایک طرف دیوار بر دیوار اونچے کوہسار

اک طرف زرخیز میدانوں کا دامن بہار

ایک طرف چشمے ابلتے ندیاں گاتی ہوئیں

ایک طرف کرنیں سنہری جال پھیلاتی ہوں (5)

سید ضمیر جعفری کو اپنے وطن اور اس کے باسیوں سے بے انتہا محبت ہے وہ اپنے وطن کے سبزہ زاروں، شاداب کھیتوں، اونچے میدانوں، بہتے چشموں پہاڑوں اور دلفریب نظاروں کو عشق کی حد تک چاہتے ہیں اپنے وطن کے دل فریب نظارے ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ہیں جنہیں دیکھ کر وہ راحت اور خوشی محسوس کرتے ہیں۔ان کی نظموں میں تڑپتی بجلیاں اور برستی گولیاں ایسے معلوم ہوتی ہیں جیسے کہساروں میں چشمے ناچتے گاتے جا رہے ہوں

" لہو ترنگ کی نظموں میں لہو کی آبشاریں گلاب و سمن کی کیاریوں کو سیر اب
کر رہی ہیں جن میں چاندنی کے دریا جوان اور مگن ہیں۔ جہاں تلوار کا بانکپن
بھی ہے اور چمن در چمن کہسار بھی ہیں۔ نظم "اے زمینِ وطن" وطن پر قربان
ہونے والوں کے جذبوں کی ترجمان ہے۔"(6)

قائد اعظم کی خدمات اور سیاسی بصیرت کو خراج تحسین پیش کرنے والوں میں سید ضمیر جعفری کا نام بھی اہمیت کا حامل ہے-انھوں نے قائد اعظم کے عنوان سے نظم لکھ کر انکو خراج تحسین پیش کیا ہے۔

"قائد اعظم"

تو نے ظلمت کو چاند اور تارے دیے

ایک شب تار کو چاندنی بخش دی

تو نے مایوسیوں میں سہارے دیے

سرد جذبوں کو ایک آگ سی بخش دی

تو نے موجوں سے اٹھ کر کے کنارے دیے

ان کناروں کو دنیا نئی بخش دی

ایک شاعر نے کچھ خواب پیارے دیے

تو نے تعبیر کو زندگی بخش دی

ایک ملت کو آزاد پرچم دیا

ایک مقصد سے وابستگی بخش دی (7)

سید ضمیر جعفری نے اپنی کئی نظموں میں ملک کی ابتر سیاسی صورتحال غریب عوام کے استحصال اور سازش سازشی عناصر کی کارستانیوں سے بھی پردہ اٹھایا ہے آزادی کے بعد وطنِ عزیز کے باسیوں کو بہت سے مسائل کا سامنا تھا۔ لیکن آزادی کی نعمت جس ظلم کی چکی میں پسنے کے بعد نصیب ہوئی تھی اس کے بعد تمام مسائل ثانوی حیثیت اختیار کر گئے کیونکہ اب وطنِ عزیز میں آزاد سانس اور فضا میسر تھی۔ کسی طرز کا کوئی خوف اور پریشانی لاحق نہ تھی۔ عبادات اور رسم ورواج کی آزادی تھی۔ الغرض! ایک امن اور آشتی کا دور چل پڑا۔ چیدہ چیدہ مسائل کے حل کے لیے قوم یکجان رہی اور نوزائیدہ ریاست اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے لگی۔ کیونکہ یہ وقت کانٹوں کی تکلیف سے کراہنے کا نہیں تھا کیونکہ وطن عزیز کے باسیوں نے آگے کا سفر کرنا تھا۔ اس سارے منظر نامے میں سید ضمیر کی نظم "بچھڑے ہئے خواب" کا یہ حصہ بہت اہم ہے:

افق کے طلسمی دریچوں سے دل پر اترنے لگے مسکراتے سویرے

چمکنے لگے زروخوابوں کے قصبے سلگنے لگے سردیادوں کے ڈیرے

تیری نرم بھیگی ہوئی چاندنی اپنے سیال دامن میں جھلکا گئی ہے

جو کرنیں سمٹ کرنہ لپٹیں گی مجھ سے جو لمحے پلٹ کر نہ آئینگے میرے

دھڑکنے لگی پھر خیالوں میں چھپ کر لرزتی ہوئی ایک مانوس آہٹ

ماہ وسال کے آبگینوں سے چھلکے ہزاروں اجالے ہزاروں اندھیرے

تیری چاندنی سے نموپاکے یوں دامن جاں میں کچھ خوابوں نقش ابھرے

کہ جیسے کہیں اجنبی ساحلوں پر جہاں گرد لوگوں کے خوش باش ڈیرے (8)

زندگی نے ضمیر جعفری کو بیک وقت کئی صلاحیتوں سے نوازا انہوں نے نظم، نثر، خاکہ، کالم، سفر نامے، تراجم اور نعت گوئی جیسے کئی میدانوں میں اپنی تخلیقی صلاحیتوں کو الفاظ کا جامہ پہنایا۔ ملی شاعری میں بھی ان کی نظمیں دلکش بھی ہیں اور دل آویز بھی۔ انکی وطن کی مٹی سے گہری

محبت اور عقیدت ان کی نظموں کے اسلوب میں ایک ولولہ اور جذبہ پیدا کر دیتی ہے۔ سید ضمیر جعفری ادب کی کئی اصناف میں اپنا لوہا منوا چکے ہیں۔ نظم، نثر، خاکہ، کالم نگاری، سفر نامہ، نعت گوئی، دیباچہ نگاری، اور ہر صنف میں محض خانہ پوری نہیں کی بلکہ جدت کے نت نئے زوایئے سامنے لائے ہیں۔

حوالہ جات

1۔ سید ضمیر جعفری، "لہو ترنگ" مکتبہ کارواں لاہور 1956 ص 27

2۔ ایضاً　ص 34

3۔ ایضاً　ص 13

4۔ ایضاً　ص 36

5۔ ایضاً　ص 45

6۔ سید عبداللہ، "ضمیر جعفری" مشمولہ "ماہنامہ سپوتنگ" لاہور شمارہ نمبر 4، اپریل 1965، ص 24

7۔ سید ضمیر جعفری، "لہو ترنگ" مکتبہ کارواں لاہور 1956، ص 74

8۔ ایضاً　ص 71

References:

1. Syed zameer jaffery,”laho tarang”, maktaba karwa Lahore, 1956, pg27

2. Ibit, pg34

3. Ibit pg 13

4. Ibit pg 36

5. Ibit pg 45

6. syed Abdullah (dr),"zameer jaffery"mashmula"mahanama sputang"Lahore shumara no 4 April 1965, pg 24

7. Syed zameer jaffery,"laho tarang", maktaba karwa Lahore, 1956, pg74

8. Ibit pg 71

- **Tahqeeqnama V, 35.Is (25). P. no, 60-66**

https://tahqeeqnama.gcu.edu.pk/website/journal/article/677eb4655b4de/page

- **Makhz،Vol 2 no 3, P.no.485-491**

https://makhz.org.pk/article/study-of-mehakti-dharti-sulagti-sansein-in-the-context-of-national-poetry

- **Daryaft, V.14 No.1, P.No. 111-118**

https://daryaft.numl.e du.pk/index.php/dary aft/article/view/214/9 8